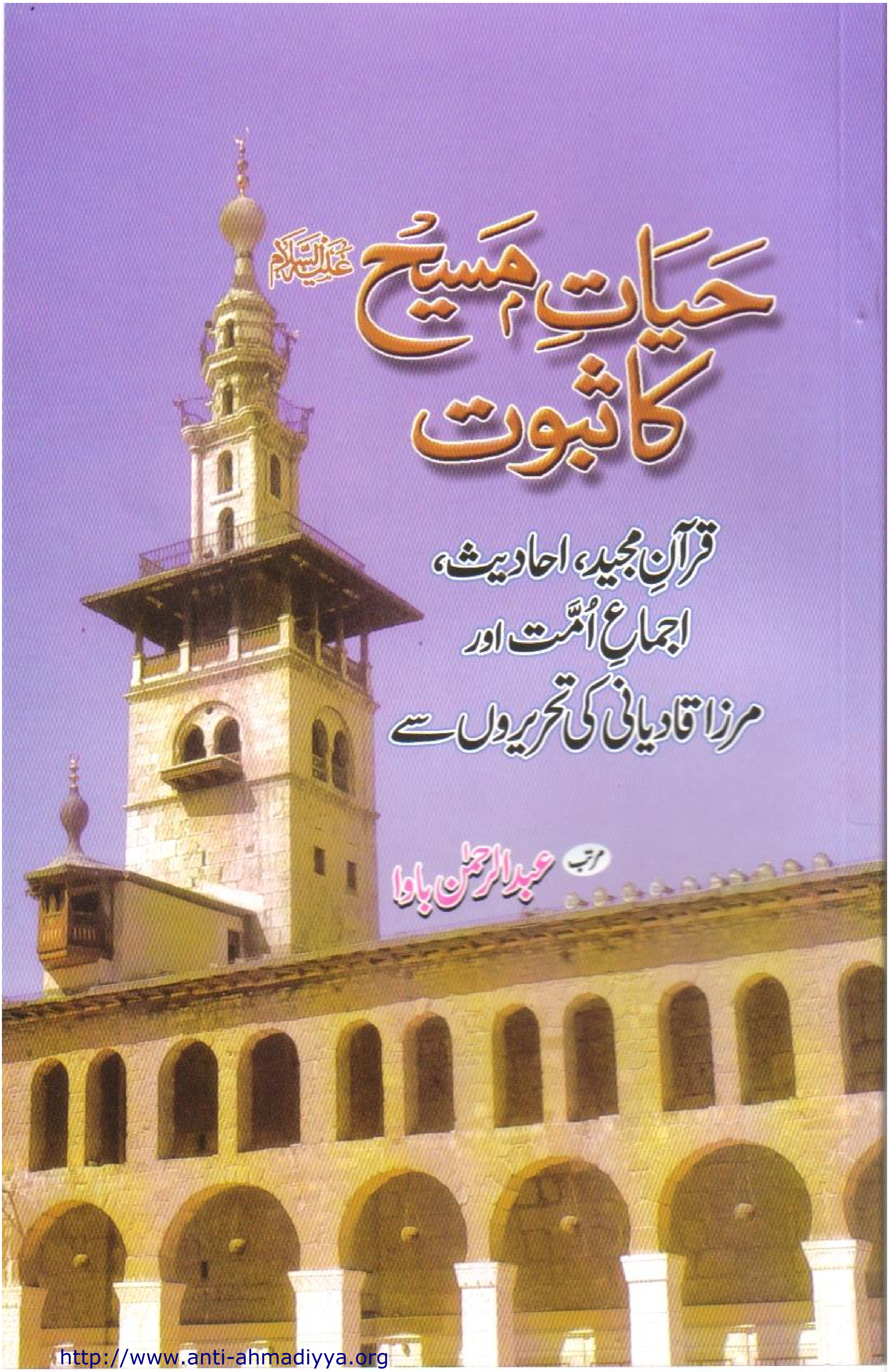

حیاتِ مسیح علیہ السلام کا ثبوت

قرآنِ مجید، احادیث، اجماعِ اُمّت اور مرزا قادیانی کی تحریروں سے

مرتب عبدالرحمٰن باوا

http://www.anti-ahmadiyya.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

عقیدۂ حیات مسیح علیہ السلام یعنی حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا زندہ آسمان پر اُٹھایا جانا اور ان کا قرب قیامت اس دنیا میں دوبارہ نازل ہونا مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے۔ قرآن اور احادیث سے منصوص ہے۔ حیات مسیح علیہ السلام کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اس عقیدہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ محدثین نے اپنی کتب حدیث میں ''نزولِ عیسیٰ ابن مریم'' کے عنوان سے مستقل باب قائم کئے ہیں۔ ہر دور میں اہل علم نے اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔

۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے حیات مسیح علیہ السلام کا انکار کیا اور وفات مسیح کا عقیدہ گڑھا اور خود مسیح موعود بن بیٹھا حالانکہ مرزا قادیانی نے جو سب سے پہلی کتاب ''براہین احمدیہ'' کے نام سے لکھی اس میں قرآن کریم کے حوالہ سے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے دوبارہ نازل ہونے کا ذکر کیا اور اس عقیدہ پر تقریباً ۱۲ سال تک قائم بھی رہا پھر یکا یک اپنے ''خاص الہام'' کی بنیاد پر وفات مسیح کا اعلان کردیا۔ اس نے وفات مسیح کے موضوع پر ''فتح اسلام''، ''توضیح مرام'' اور ''ازالہ اوہام'' کے نام سے کتابیں لکھیں جس میں قرآن کریم کی تیس آیات میں معنوی تحریف کر کے لکھا کہ ان آیات سے وفات مسیح کا ثبوت ملتا ہے۔ مرزا قادیانی کے ہمعصر علمائے کرام نے مرزا قادیانی کی مذکورہ کتابوں کا مدلل جواب دیا۔ بعض اہل علم نے مرزا قادیانی کو چیلنج دیا کہ ان کی کتابوں میں دیئے گئے دلائل کو توڑے اور بعض مصنفین نے تو دلائل توڑنے والوں کو انعام دینے کا اعلان بھی کیا لیکن نہ مرزا قادیانی کو جواب دینے کی ہمت ہوئی اور نہ ہی کسی قادیانی نے انعامی چیلنج کو قبول کیا اور یہ چیلنج آج بھی برقرار ہے۔

ان کتابوں میں ''غایت المرام اور تائید الاسلام'' نامی کتابیں قابل ذکر ہیں جو مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی ''رحمۃ للعالمین ﷺ'' کے مصنف قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ نے تحریر فرمائیں اور یہ کتب دراصل مرزا قادیانی کی تصانیف فتح الاسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام کا مدلل جواب تھا۔ اُنہوں نے مرزا قادیانی کے پاس اپنی مذکورہ کتابیں اس خلوص نیت سے بھیجیں کہ اس کی اصلاح ہوسکے۔

قاضی صاحب مرحوم نے مناظرہ بازی کے بجائے علمی مکالمہ کا راستہ اپنایا۔ کتاب کے ساتھ ایک پیشگوئی بھی لکھ کر روانہ کی اُنہوں نے لکھا:

''چونکہ آپ پیشگوئیاں بہت کرتے ہیں اس لئے بہ توفیق الٰہی میں بھی تین باتیں لکھ دیتا ہوں: آپ کو حج نصیب نہیں ہوگا، آپ سے اس کتاب کا جواب نہ بن پڑے گا۔ آپ کی موت میری موت سے قبل ہوگی''۔

قاضی صاحب مرحوم کی ان پیشگوئیوں پر دوستوں نے رد و قدح کی تو فرمایا کہ انشاءاللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔ پھر احباب کو ایک خواب سنایا کہ:

''سیدنا امام حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور امام حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک حوض میں ہیں، میں نے قریب جاکر سلام کیا تو اُنہوں نے پانی کے چھینٹے مجھ پر پھینکیں۔ میں نے عرض کیا ہے شہزادو! میں آپ کے خاندان کے غلاموں سے بھی کمتر ہوں۔ یہ شوخی کیسی؟ فرمایا سلمان! یہ شوخی نہیں، عطا ہے۔ ہم جس حوض میں ہیں، اس کے چند چھینٹے تمہیں عطا کررہے ہیں۔ یہ ''غایت المرام'' لکھنے کا انعام ہے۔ ہماری طرف سے تم بھی اس کو (مرزا قادیانی کو) تین پیشگوئیاں کردو۔ وہ بھی پیشگوئیاں کرتا رہتا ہے''۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد مرزا قادیانی پندرہ سال زندہ رہا لیکن جواب لکھنے کی ہمت نہیں ہوئی اور نہ ہی حج نصیب ہوا اور مرزا کی موت بھی پہلے واقع ہوگئی۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس حوض کے چند چھینٹے عطا فرمائے۔ ناقل)

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان جب کبھی گفتگو یا بحث مباحثہ کی نوبت آتی ہے تو دیکھا یہ گیا کہ قادیانی مبلغین ''حیات و وفات مسیح'' کے موضوع کو زیر بحث لاتے ہیں حالانکہ مرزا قادیانی کے نزدیک عقیدۂ نزول مسیح سرے سے ایمان کا جزو نہیں۔ ملاحظہ فرمائیے!

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(۱) ''مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

پیشگوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تھی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہوگیا''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳، ص ۱۷۱)

(۲) ''ہماری یہ عرض ہرگز نہیں کہ مسیح علیہ السلام کی وفات وحیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے''۔ (ملفوظات، جلد ۲ ص ۷۲)

جب عقیدہ حیات ونزول مسیح، ایمان کا جزو نہیں، یہ مسئلہ دین کا رکن نہیں بلکہ یہ صرف ایک پیشگوئی ہے، اس کا حقیقت اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے تو انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس موضوع پر بالکل گفتگو نہ کی جائے لیکن قادیانیوں کی ضد وہٹ دھرمی کہ وہ صرف حیات وممات مسیح کے موضوع پر گفتگو کرنے پر مصر رہتے ہیں (وہ بھی قرآن وحدیث کے حوالے سے) اس لئے اس رسالے کو مرتب کرنے کی ضرورت پیش آئی حالانکہ اس موضوع پر ماضی اور حال میں بہت ساری چھوٹی بڑی کتابیں شائع ہوچکی ہیں لیکن وہ اب نایاب ہیں، بہرحال زیر نظر رسالے میں اکثر مضامین، ان کتابوں سے ہی اخذ کئے گئے ہیں اور حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا رفع ونزول، آپ کی حیات کا مسئلہ قرآن کریم، احادیث، اجماع امت اور خود مرزا قادیانی کی تحریروں سے ثابت کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی بھی اُن دو آیات کا انتخاب کیا گیا ہے جو مرزا قادیانی کے نزدیک مسلم ہے۔

آخری گذارش یہ ہے یہ اس رسالے میں درج کئے گئے تمام قادیانی حوالہ جات کو ان کی اصل کتابوں سے براہِ راست نقل کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ حوالہ نقل کرتے ہوئے یا کمپوزنگ کے دوران کوئی غلطی رہ گئی ہو، اس لئے قادیانیوں سمیت تمام احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ طبع ثانی میں درست کردی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہماری اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت بخشے اور اسے ہماری نجات کا ذریعہ بنائے اور اس رسالے کو قادیانیوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

عبدالرحمٰن باوا
عالمی مبلغ ختم نبوت
مقیم حال لندن
۲۰ رشوال ۱۴۲۹ھ

پہلا باب

حیات مسیح علیہ السلام کا ثبوت

قرآن مجید سے

قرآن کریم کی متعدد آیات سے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا رفع نزول ثابت کیا جاسکتا ہے اور علمائے امت نے اُن آیات کو اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے اور اس پر مفصل بحث کی ہے لیکن ہم مرزا قادیانی کے درج ذیل حوالہ سے صرف دو آیات درج کررہے ہیں جس میں مرزا قادیانی نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا ذکر کیا۔ قادیانیوں کے لئے چونکہ مرزا قادیانی کی تحریریں حجت ہیں اس لئے ہم نے ان آیات کا انتخاب کیا ہے۔

پہلی آیت:

هو الذى ارسل رسوله بالهدٰى ودين الحق ليظهره على الدين كلّه.

(سورۂ توبہ ۹:۳۳)

ترجمہ، حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ:

''اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر، تاکہ اس کو غلبہ دے ہر دین پر۔''

تشریح، مرزا قادیانی:

آیت بالا میں حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں نازل ہونے پر استدلال کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''هو الذى ارسل رسوله بالهدٰى ودين الحق ليظهره على الدين كله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار

http://www.anti-ahmadiyya.org

کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے...... چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے۔یعنی حضرت مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا کا ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے“۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ۱ص ۵۹۳-۵۹۴،حاشیہ درحاشیہ)

خلاصہ:-

(۱) حضرت مسیح علیہ السلام اس دنیا میں دوبارہ نازل ہوں گے۔

(۲) ان کے دوبارہ آنے پر تمام عالم میں دین اسلام پھیل جائے گا۔

(۳) ان کے ذریعہ دین اسلام کو غلبہ نصیب ہوگا۔

(۴) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ تشریف لانے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔

(۵) حضرت مسیح علیہ السلام کا نازل ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا پہلے رفع ہو چکا ہے۔

دوسری آیت:

”عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا“

(سورہ بنی اسرائیل ۱۷:۸)

ترجمہ حضرت شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ:

”بعید نہیں تمہارے رب سے کہ رحم کرے تم پر اور اگر پھر وہی کرو گے تو ہم پھر وہی کریں گے“۔

اس آیت کا اگرچہ حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع و نزول سے کوئی تعلق نہیں، لیکن مرزا قادیانی نے چونکہ اس آیت سے حضرت مسیح علیہ السلام کے اس دنیا میں دوبارہ نازل ہونے پر استدلال کیا ہے اس لئے اس آیت کو بھی ہم نے اپنی فہرست (مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام) میں شامل کر لیا ہے۔مرزا قادیانی کا اس مسئلے پر اقرار ایک مستقل دلیل ہے۔خواہ وہ کسی ضمن میں ہو مرزا قادیانی کی استدلالی تحریر درج ذیل ہے:

تشریح مرزا قادیانی:

(الہام مرزا) ”عسیٰ ربکم ان یرحم [1] علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا. خدائے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔یہ آیت اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے۔یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضحہ اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے۔اس سے سرکش رہیں گے۔تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اُتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا اور یہ زمانہ اس زمانہ کے لئے بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے۔یعنی اس وقت جلالی طور پر خدا تعالیٰ اتمام حجت کرے گا“۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ۱ص ۶۰۱،۶۰۲،حاشیہ درحاشیہ)

خلاصہ:

(۱) یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ کرتی ہے۔

(۲) حضرت مسیح علیہ السلام جلالیت کے ساتھ دنیا میں اُتریں (نازل ہوں) گے اور تمام برائیوں کو جڑ سے اُکھاڑ کر صاف کر دیں گے۔

(۳) ثابت ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع ہوا ہے۔تب ہی تو وہ دنیا میں دوبارہ نازل ہوں گے۔

ان دونوں آیتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ، براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانے میں حیات مسیح کا تھا۔

---

[1] مرزا قادیانی نے اس قرآنی آیت کو اپنے اردو محاورے میں لکھا ہے۔اردو میں کہتے ہیں کہ وہ تم پر رحم کرے اس کے لئے۔مرزا قادیانی نے یرحمکم کی جگہ یرحم علیکم لکھا ہے۔کیونکہ اس کے مخاطبین زیادہ اردو پڑھے ہوئے لوگ تھے۔یہ قرآن کریم کی صریح تحریف ہے۔

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

حیات مسیح علیہ السلام کا ثبوت

احادیث سے

حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کے بارے میں تقریباً ایک صد سے زائد احادیث، آنحضرت ﷺ سے تیس (۳۰) سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روایت کررہے ہیں۔ جن میں آپ ﷺ نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے دوبارہ اس دنیا میں تشریف لانے کی خبر مختلف پیرایوں میں بڑی صراحت سے دی ہے۔ کتب حدیث میں ''نزول عیسیٰ علیہ السلام'' کا مضمون اس کثرت سے وارد ہے اور محدثین نے اسے اتنے راویوں سے نقل کیا ہے کہ ان سب کا کذب پر جمع ہونا عقلاً محال ہے۔ احادیث کے ذخیرے سے یہاں صرف تین حدیثیں نقل کی جاتی ہے۔

پہلی حدیث

عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیہ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون السجدة الواحدة خیراً من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابو ہریرة رضی اللہ عنہ فقرؤا ان شئتم وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ.

(رواہ البخاری، ج ۱ ص ۴۹۰، باب نزول عیسی بن مریم علیہ السلام و مسلم، ج ۱ ص ۸۷، باب نزول عیسی علیہ السلام)

ترجمہ: حضرت ابوہریرة رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات واحد کی قسم ہے۔ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تحقیق ضرور اُتریں گے تم میں ابن مریم علیہ السلام حاکم وعادل ہوکر۔ پس صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر[1] کو قتل کریں گے اور جزیہ اُٹھادیں گے۔ ان کے

[1] جب نصاریٰ مسلمان ہوجائیں گے تو صلیب کو توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا کام خود ہی انجام دیں گے۔

زمانہ میں مال اس قدر ہوگا کہ کوئی قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ، عبادت الٰہی دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا۔ اگر تم چاہو تو (اس حدیث کی تائید میں) پڑھو۔

قرآن شریف کی یہ آیت وان من اہل الکتاب الا لیومن بہٖ قبل موتہٖ.

یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ بخاری ومسلم میں موجود ہے اور مرزا قادیانی نے اس کی صحت کی تصدیق کی ہے اور اپنی کتابوں میں جگہ جگہ اس سے استدلال کیا ہے۔

(دیکھو ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ ص۵۸۲، ایام صلح، روحانی خزائن جلد۱۴ ص۲۵-۴۰۸)

آنحضرت ﷺ اس حدیث میں قسم کھا رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تاویل نہیں ہوسکتی۔ اس کا معنی ومطلب وہی ہے جو اس کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اس میں آپ ﷺ ارشاد فرمارہے ہیں کہ:

☆ ابن مریم علیہ السلام (بیٹا مریم کا) اتریں (نازل ہوں) گے۔
☆ وہی ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے بن باپ پیدا کیا۔
☆ جن کا ذکر قرآن اور حدیث میں ہے۔
☆ جن پر اللہ تعالیٰ نے انجیل نازل فرمائی۔
☆ جس پر آپ ﷺ نے قسم کھائی ہے۔
☆ جن کو ساری دنیا رسولاً الیٰ بنی اسرائیل کی حیثیت سے جانتی ہے۔

مندرجہ بالا تشریح سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ہی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے نہ کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی ابن چراغ بی بی'' اور نہ ہی اس سے مراد ''مثیل مسیح''[1] ہے۔ مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ولد حکیم مرتضیٰ مدعی نبوت ومسیحیت جو ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو ''وبائی ہیضہ''[2] میں مبتلا ہوکر مرگیا تو اس سے مراد یقیناً وہی مرزا غلام احمد قادیانی ہی سمجھا جائے گا نہ کہ اس کا کوئی مثیل۔ قرآن حکیم میں ''عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام'' مذکور ہے اور احادیث میں بلا استثناء ''مسیح ابن مریم علیہ السلام'' یا صرف ''ابن مریم علیہ السلام'' کے الفاظ موجود ہیں پھر یہاں تو حدیث مذکور میں جیسا کہ پہلے تحریر کیا گیا ہے آنحضرت ﷺ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ

[1] قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی مثیل مسیح ہے۔ اگر قادیانی جماعت کسی ایک مجدد یا مفسر ہی کا یہ قول پیش کرسکیں کہ مسیح موعود، مسیح ابن مریم نہیں ہوگا بلکہ وہ اس کا مثیل ہوگا تو ہم انعام پیش کرنے کو تیار ہیں۔

[2] مرزا قادیانی کی وبائی ہیضہ سے موت کا ثبوت صفحہ ۴۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

"ابن مریم علیہ السلام" اُتریں گے۔اصول یہ ہے کہ جب کوئی بات قسم کھا کر کہی جائے تو خبر اپنے ظاہر پر محمول ہے۔اس میں کسی قسم کی تاویل بھی نہیں چل سکتی۔ یہ بات مرزا قادیانی کو بھی مسلم ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاهر لا تاویل فیه ولا استثناء والا فأی فائدة کانت فی ذکر القسم". (حمامة البشریٰ، روحانی خزائن جلد۷ ص۱۹۲ حاشیہ)

ترجمہ از مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ:

"اور قسم کھا کر کوئی بات کہنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ کہی ہوئی بات ظاہر پر محمول ہے۔اس میں نہ کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ورنہ قسم کھانے کا فائدہ کیا ہے"۔

ایک اہم نکتہ:

آنحضرت ﷺ مذکورہ حدیث میں قسم کھا رہے ہیں کہ "ابن مریم" نازل ہوں گے اور مرزا قادیانی بھی قسم کھا کر کہتا ہے کہ "میں وہی مسیح موعود ہوں جن کے آنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے"۔مرزا قادیانی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

وہ لکھتا ہے کہ:

"میں نے پہلے بھی اس اقرار مفصل ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ میں، اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث صحیحہ میں دی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔وکفی باللہ شهیداً."

الراقم مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ واید، ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء (ملفوظات جلد۱ ص۳۲۷)

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ ایک مسلمان کو کس کی خبر پر اعتماد کرنا چاہئے؟ آنحضرت ﷺ کی خبر یا مرزا قادیانی کی خبر پر (جبکہ مرزا قادیانی کے دعوے کا غلط ہونا ثابت ہو چکا ہے)۔

اوپر تحریر کیا جا چکا ہے کہ آنے والے مسیح کا نام "عیسیٰ" ہوگا جبکہ مرزا قادیانی کا نام "غلام احمد تھا"۔کہاں "غلام احمد" اور کہاں "عیسیٰ" فرق صاف ظاہر ہے۔مسیح علیہ السلام کی والدہ

محترمہ کا نام "مریم صدیقہ" ہے جبکہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام "چراغ بی بی"۔مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

اس بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا قادیانی ہرگز وہ "مسیح موعود" نہیں جس کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی تھی۔

دوسری حدیث

"عن حنظلة الاسلمی قال سمعت ابا هريرة رضی اللہ عنہ يحدث عن النبی ﷺ قال والذی نفسی بيده ليهلنّ ابن مريم بفج الروحاء حاجا او معتمراً او ليثنينهما".

ترجمہ: "حنظلہ جو قبیلہ اسلم سے ہیں، اُنہوں نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ البتہ بلاشک وشبہ عیسیٰ علیہ السلام فرزند مریم کے روحاء کی گھاٹی میں جو کہ مکہ و مدینہ کے بیچ میں ہے لبیک پکاریں گے حج کا یا عمرہ کا یا قران کریں گے اور دونوں کے لئے لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ"۔ (صحیح مسلم، ج۳ ص۲۹۸، اردو کتاب الحج)

یہ حدیث صحیح ہے اور بالکل صحیح ہے۔"صحیح مسلم" کی تصدیق کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"اگر میں بخاری اور مسلم کی صحت کا قائل نہ ہوتا تو میں اپنی تائید دعویٰ میں کیوں بار باران کو پیش کرتا"۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ ص۵۸۲)

پہلی حدیث کی طرح اس حدیث کے بھی ظاہری معنی لئے جائیں گے۔اس لئے کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام دنیا میں دوبارہ نازل ہو کر حج کریں گے اور خود ہی حج کریں گے۔ان کی جگہ کوئی دوسرا آدمی حج نہیں کرے گا۔حضرت ابن مریم علیہ السلام سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی ہوں گے۔قادیان کا رہنے والا "ابن چراغ بی بی" (مرزا قادیانی) نہیں ہوگا۔فج الروحا سے مراد وہی روحا کی گھاٹی ہوگی قادیان نہیں اور حج سے مراد وہی مکہ والا اصل حج ہوگا اس سے مراد قادیان کا "ظلی حج" نہیں ہوگا۔

مرزا قادیانی کا حج کرنا تو درکنار اس کو مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کو دیکھنے کی سعادت بھی نصیب نہیں ہوئی۔لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی "مسیح موعود" نہیں ہے۔

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

تیسری حدیث

عن ابی هریرة ؓ عن النبی ﷺ قال الانبیاء اخوة لعلات امهاتهم شتّی ودینهم واحد ولانی اولی الناس بعیسیٰ ابن مریم علیہ السلام لانہٗ لم یکن بینی وبینہٗ نبی وانّہٗ نازل رایتموه فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة والبیاض علیه ثوبان ممصران رأسہٗ یقطر وان لم یصبه بلل فیدق الصلیب ویقتل الخنزیز ویضع الجزیة ویدعوا الناس الی السلام فتهلك فی زمانها الملل كلها الا الاسلام وترتع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذیاب مع الغنم وتعلب الصبیان بالحیات فلا تضرهم فیمكث اربعین سنة ثم یتوفی ویصلی علیه السلمون.

(رواه ابو داؤد، جلد دوم، ص۱۳۵، باب خروج الدجال ومسند احمد، ج۲، ص۴۰۶)

ترجمہ از مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان دوم:

”یعنی انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے اور میں عیسیٰ ابن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں (”ہوا“ کا لفظ لکھا گیا) اور وہ نازل ہونے والا ہے۔ پس جب اسے دیکھو تو اسے پہچان لو کہ وہ درمیانہ قامت، سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ، زرد کپڑے پہنے ہوئے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا، گو سر پر پانی نہ ہی ڈالا ہو اور وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ کو ترک کردے گا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دے گا۔ اس کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ سب مذاہب کو ہلاک کردے گا اور صرف اسلام ہی رہ جائے گا اور شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے۔ عیسیٰ بن مریم چالیس سال تک رہیں گے اور پھر فوت ہوجائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔ (حقیقۃ النبوۃ ص۱۹۲، انوار العلوم، جلد۲ ص۵۰۶-۵۰۷)

مذکورہ بالا حدیث بھی صحیح ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اپنے دعوے کی

صداقت میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

(دیکھئے حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد۲۲ ص۳۲۰، ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ ص۴۷۷)

مرزا قادیانی کے قول کے مطابق مذکورہ حدیث بخاری شریف میں بھی موجود ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی کی ساری عبارت یہاں مطالعہ کے لئے تحریر کی جاتی ہے:

”پھر امام بخاری نے......ظاہر کیا ہے کہ اس قصہ کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح ابن مریم سے ایک مشابہت ہے۔ چنانچہ ص۴۸۹ میں یہ حدیث بھی بروایت ابوہریرہؓ لکھ دی ہے۔”انا اولیٰ الناس بابن مریم والانبیاء اولاد علات“۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن ج۳ ص۵۸۷تا۵۸۸)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی، اس حدیث کی صحت کا نہ صرف قائل تھا بلکہ مدعی بھی تھا۔

مذکورہ بالا حدیث مسند احمد کے علاوہ معمولی الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ابوداؤد شریف میں بھی موجود ہے۔ خلیفہ قادیان مرزا محمود نے اپنی کتاب ”حقیقة النبوة“ میں اس کو درج کیا ہے اور ہم نے اس حدیث اور اس کے ترجمے کو مرزا محمود کی ہی کتاب سے نقل کیا ہے۔ گویا یہ حدیث قادیانیوں کے نزدیک بھی مستند ہے۔

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں جو وضاحت اور تفصیل اور ان کے نزول کے بعد زمانے کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ کچھ یوں ہے۔

۱۔ ”ابن مریم“ (ابن چراغ بی بی نہیں) نازل ہوں گے۔

۲۔ وہی عیسیٰ علیہ السلام، جن کے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔

۳۔ عیسیٰ علیہ السلام، صلیب کو پاش پاش کریں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔

۴۔ عیسیٰ علیہ السلام، کے زمانے میں سب مذاہب ہلاک ہوجائیں گے۔

۵۔ عیسیٰ علیہ السلام، کے زمانے میں ایسا امن قائم ہوجائے گا کہ شیر، اونٹ کے ساتھ اور چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرنے لگیں گے۔

۶۔ پھر اُن کی وفات ہوگی۔

اس حدیث کو بار بار پڑھیئے اور دل تھام کر فیصلہ کیجئے کہ کیا مرزا قادیانی کے زمانے میں دنیا کا یہی نقشہ تھا؟ کیا تمام مذاہب ہلاک ہوگئے؟ اور کیا صرف ایک اسلام رہ گیا۔ یہاں تو یہ حال

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہے کہ تمام مذاہب تو کیا ہلاک ہوتے خود قادیانی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہے اور قادیانی جماعت میں مزید انتشار اور افتراق کی خبریں آ رہی ہیں۔ حدیث میں فرمایا گیا کہ جب اصلی مسیح "ابن مریم علیہ السلام" نازل ہوں گے تو دو آدمیوں میں تو کیا دو درندوں کے درمیان بھی عداوت نہیں ہوگی۔ دنیا امن و امان کا گہوارہ بن جائے گی جنگیں ختم ہو جائیں گی لیکن مرزا قادیانی کی سبز قدمی سے اب تک دو عالمی جنگیں ہو چکی ہیں اور تیسری کی تلوار سر پر لٹک رہی ہے۔ اخبارات اُٹھا کر دیکھ لیجئے روزانہ کتنے انسانوں کے خون سے یہ زمین رنگین ہو رہی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی ہرگز وہ "مسیح موعود" نہیں جس کے آنے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔

☆☆☆☆☆

حیات مسیح علیہ السلام کا ثبوت

احادیث کی تائید میں

مرزا قادیانی کی تحریریں

اللہ تعالیٰ نے، حیات مسیح کی حدیثوں کی تائید میں خود مرزا قادیانی کے قلم سے بھی لکھوا دیا کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام آسمان کی طرف اُٹھائے گئے اور کسی زمانے میں وہ دوبارہ نازل ہوں گے اور یہ کہ اس نے مسیح ابن مریم علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا جو ذکر اپنی کتاب براہین احمدیہ میں کیا تھا وہ اپنے نبی (یعنی رسول اللہ ﷺ) کے "آثار مرویہ" کی پیروی میں تھا۔ درج ذیل میں صرف دو حوالے پیش خدمت ہیں:

(۱) "بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جن کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اُٹھائے گئے اور پھر کسی زمانے میں زمین پر اُتریں گے اور تم ان کو آسمان سے آتے دیکھو گے۔ ان ہی کتابوں سے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں"۔

(توضیح مرام، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۵۲)

(۲) "میں نے براہین احمدیہ میں جو کچھ مسیح بن مریم کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ذکر لکھا ہے وہ ذکر صرف ایک مشہور عقیدہ کے لحاظ سے ہے۔ جس کی طرف آج کل ہمارے مسلمان بھائیوں کے خیالات جھکے ہوئے ہیں، سو اسی ظاہری اعتقاد کے لحاظ سے میں نے براہین میں لکھ دیا تھا کہ میں صرف مثیل موعود ہوں اور میری خلافت صرف روحانی خلافت ہے لیکن جب مسیح آئے گا تو اس کی ظاہری اور جسمانی دونوں طور پر خلافت ہوگی۔ یہ بیان جو براہین میں درج ہو چکا ہے۔ صرف اس

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

سرسری پیروی کی وجہ سے ہے۔ جو ملہم کو قبل از انکشاف اصل حقیقت اپنی نبی کے آثار مرویہ کے لحاظ سے لازم ہے"۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۹۶)

خلاصہ:

مرزا قادیانی کے ان دونوں اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام آسمان کی طرف اُٹھائے گئے ہیں اور لوگ اُنہیں آسمان سے آتے (نازل ہوتے) ہوئے دیکھیں گیا اور احادیث میں اسی سے ملتے جلتے الفاظ پائے جاتے ہیں اور یہ کہ مرزا قادیانی پر جب تک بذریعہ الہام براہِ راست انکشاف نہیں ہوا تھا تب تک اس کا عقیدہ بھی اپنے نبی کے آثار مرویہ کی "سرسری پیروی" میں یہی تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

حیات مسیح علیہ السلام کا ثبوت

اجماع امت سے

امت اسلامیہ کا چودہ صدیوں سے نسلاً بعد نسلٍ اور قرناً بعد قرنٍ یہ عقیدہ چلا آرہا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام زندہ ہیں اور قرب قیامت دوبارہ نازل ہوں گے۔ امت اسلامیہ کے لاکھوں اکابر، اولیاء اللہ اور مجددین نے اس حوالہ سے اپنی کتابوں میں طویل بحثیں کی ہیں گویا یہ امت اسلامیہ کا متفقہ اجماعی عقیدہ ہے۔ خود مرزا قادیانی کو بھی اقرار ہے کہ مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ اجماعی اور متواتر عقیدہ رہا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام حیات ہیں۔ اس لئے بطور ثبوت ہم یہاں مرزا قادیانی کی تحریریں پیش کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(۱) "ایک دفعہ ہم دلی میں گئے تھے۔ ہم نے وہاں کے لوگوں سے کہا کہ تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدفون اور حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر بٹھایا۔ یہ نسخہ تمہارے لئے مفید ہوا یا مضر...... مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں وہ استعمال کر کے دیکھو اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو...... وفات شدہ مان لو"۔ (ملفوظات جلد ۱۰ ص ۳۰۰)

(۲) "یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں درحقیقت اُن لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی بخرہ اور حصہ نہیں دیا"۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

(۳) "سو واضح ہو کہ اس امر سے دنیا میں کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں

www.khatmenubuwwat.org
http://www.anti-ahmadiyya.org

مسیح موعود کی کھلی کھلی پیشگوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیشگوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی ہے اور بالضرورت اس قدر مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنے والا ہے...... یہ خبر مسیح موعود کے آنے کی اس قدر زور کے ساتھ ہر ایک زمانہ میں پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جہالت نہیں ہوگی کہ اس کے تواتر سے انکار کیا جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اسلام کی وہ کتابیں جن کی رو سے یہ خبر سلسلہ وار شائع ہوتی چلی آئی ہے صدی وار مرتب کر کے اکٹھی کی جائیں تو ایسی کتابیں ہزارہا سے کچھ کم نہیں ہوں گی۔ ہاں یہ بات اس شخص کو سمجھانا مشکل ہے کہ جو اسلامی کتابوں سے بالکل بے خبر ہے"۔ (شہادت القرآن، روحانی خزائن ج۶ ص۲۹۸)

(۴) "مسیح موعود کے بارے میں جو احادیث میں پیشگوئی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ جس کو صرف ائمہ حدیث نے چند روایتوں کی بناء پر لکھا ہو بس بلکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیشگوئی عقیدہ کے طور پر ابتداء سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل چلی آتی ہے گویا جس قدر اُس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے اُسی قدر اس پیشگوئی کی صحت پر شہادتیں موجود تھیں کیونکہ عقیدہ کے طور پر وہ اس کو ابتداء سے یاد کرتے چلے آتے تھے"۔ (شہادت القرآن، روحانی خزائن ج۶ ص۳۰۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کی مذکورہ بالا تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ:

- ☆ تیرہ سو سال سے مسلمانوں کا عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔
- ☆ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ان کے رگ و ریشہ میں داخل رہا۔
- ☆ مسلمانوں کا یہ عقیدہ آنحضرت ﷺ کے ارشادات پر مبنی ہے جس کو تواتر کا درجہ حاصل ہے۔
- ☆ تیرہ صدیوں کے تمام مسلمان اور ان کا ہر ہر فرد اس عقیدے کی صحت کا گواہ رہا۔
- ☆ یہ عقیدہ ہزارہا اسلامی عقائد کی کتابوں میں صدی وار درج ہوتا چلا آ رہا ہے۔
- ☆ ایسے اجماعی اور متواتر عقیدے کا انکار جہالت پر مبنی ہے۔

مرزا قادیانی کے اس اقرار کے بعد کہ حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ ایک اجماعی عقیدہ ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ قادیان مرزا محمود کی شہادت بھی درج کر دی جائے۔

چنانچہ مرزا محمود لکھتا ہے:

مرزا محمود قادیانی خلیفہ دوم کی شہادت

"پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اس عقیدہ پر فوت ہوئے...... حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے دعوےٰ سے پہلے جس قدر اولیاء صلحاء گذرے ہیں ان میں سے ایک بڑا گروہ (ایک بڑا گروہ ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا...... ناقل) عام عقیدہ کے ماتحت حضرت مسیحؑ کو زندہ خیال کرتا تھا"۔

(حقیقۃ النبوۃ ص۱۴۲، انوار العلوم جلد۲ ص۴۶۳، ۴۶۴)

مندرجہ بالا حوالہ بھی کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی حیات اور آپ کی دوبارہ دنیا میں آمد میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا ہے البتہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی "عیسیٰ بن مریم" علیہ السلام ہے اور مسلمانوں کے نزدیک مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے۔

ایک اہم نکتہ

مرزا قادیانی کے حوالوں سے یہ بات جب ثابت ہو گئی کہ حیات و نزول حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا عقیدہ ایک اجماعی عقیدہ ہے۔ مرزا قادیانی اس اجماعی عقیدہ کا منکر ہو گیا اور جو شخص ایک اجماعی عقیدے کا انکار کرے اس کے بارے میں خود مرزا قادیانی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے۔

"جو شخص کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے تو اس پر خدا، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ یہی میرا اعتقاد ہے اور یہی میرا مقصود ہے اور یہی میرا مدعا ہے مجھے اپنی قوم سے اصولی اور اجماعی میں کوئی اختلاف نہیں"۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن ج۱۱ ص۱۴۴)

خدا اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت کا موجب کون ٹھہرا؟ اس کا فیصلہ قادیانی جماعت کرے۔

☆☆☆☆☆

http://www.anti-ahmadiyya.org

حیات مسیح علیہ السلام سے وفات مسیح علیہ السلام

مرزا قادیانی کے عقیدے میں تبدیلی، اس کی بنیاد

اور

سابقہ عقیدہ کے بارے میں عذر تراشیاں

جیسا کہ پہلے تحریر کیا جاچکا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی پہلی ''الہامی کتاب'' براہین احمدیہ میں قرآن کریم اور اپنے الہام کے حوالہ سے حیات مسیح کا عقیدہ درج کیا تھا۔ لیکن ۱۸۹۱ء میں وہ اپنے عقیدے سے منحرف ہوگیا اور وفات مسیح کا نیا عقیدہ گڑھ لیا کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام فوت ہوگیا ہے اور ان کی جگہ اللہ تعالیٰ نے اسے ''مسیح موعود'' بنایا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے سابقہ اسلامی عقیدے سے گریز و فرار کی داستان، عقیدے میں تبدیلی اور اس کی بنیاد کے علاوہ اس نے جو عذر تراشیاں پیش کی ہیں اسے یہاں درج کیا جائے۔

ملاحظہ فرمائیں:

مرزا قادیانی کے عقیدے میں تبدیلی

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

(۱) ''باوجودیکہ میں براہین احمدیہ میں صاف اور روشن طور پر مسیح موعود ٹھہرایا گیا تھا۔ مگر پھر بھی میں نے بوجہ اس ذہول کے جو میرے پر ڈالا گیا حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔ پس میری کمال سادگی اور ذہول پر یہ دلیل ہے کہ وحی الٰہی مندرجہ براہین احمدیہ تو مجھے مسیح موعود بناتی تھی مگر میں نے اس رسمی عقیدے کو براہین میں لکھ دیا۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اس کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔

پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے۔ تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے''۔

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۱۳)

(۲) ''میں براہین احمدیہ کے وقت میں ہی یہ دعویٰ کرتا کہ میں مسیح موعود ہوں مگر خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی ورنہ میرے مخالف مجھے بتلادیں کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کی مخالف لکھ دیا''۔

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۱۴)

(۳) ''میں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر واپس آئیں گے مگر یہ بھی میری غلطی تھی جو اس الہام کے مخالف تھی جو براہین احمدیہ میں ہی لکھا گیا۔ کیونکہ اس الہام میں خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور مجھے اس قرآنی پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خاص تھی...... وہ آیت ہے هو الذی ارسل رسولهٗ بالهدیٰ ودین الحق لیظهرهٗ علی الدین کلّهٖ''. (ایام صلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۲۷۲)

مندرجہ بالا اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو براہین احمدیہ کے زمانہ میں ہی ''مسیح موعود'' مقرر کر دیا تھا لیکن وہ تقریباً ۱۲ سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی عقیدے پر جما رہا۔ اس نے اپنی اس غلطی کا اعتراف کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کھلی کھلی وحی کی مخالفت سالہا سال کرتا رہا۔ اگر مرزا قادیانی اپنے اوپر نازل ہونے والے الہامات پر غور کرتا تو اسے معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ تو اسے ''شد و مد'' سے براہین احمدیہ میں ''مسیح موعود'' کے منصب پر فائز فرماتا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کی صریح مخالفت کر کے حیات مسیح کا عقیدہ رقم کر رہا ہے اور

http://www.anti-ahmadiyya.org

اس کی نشرواشاعت کررہا ہے۔ وہ سمجھتا ہی نہیں کہ وہ "مسیح موعود" بنایا گیا ہے اور اسی جہالت میں سالہا سال گذر جاتے ہیں سوال یہ ہے کہ کیا ایسا کوڑ مغز انسان اس قابل ہے کہ اس مسیح موعود بنایا جائے؟ یہ تو تھی پہلی بات۔

اب دوسری بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ایک انسان کو "مسیح موعود" کے منصب سے نوازتے ہیں مگر پھر بھی وہ شخص اپنے منصب سے ناواقف رہتا ہے تو یقیناً وہ اپنے فرائض منصبی میں کوتاہی، ہی کرتا رہے گا۔ ایسے شخص کے بارے میں غور کیا جائے کہ وہ کس قدر نا کام شخص ہوگا اگر حکومت کسی شخص کو کسی صوبے کا گورنر بنا کر بھیجے اور اسے پتہ ہی نہیں کہ میں گورنر ہوں یا وہ سمجھتا ہی نہیں کہ گورنر کس کو کہتے ہیں تو وہ گورنر کے فرائض کیسے انجام دے گا؟

تیسری بات یہ ہے کہ یہ بالکل واضح اور تسلیم شدہ مسئلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو "منصب نبوت" یا "مسیح موعود" کے منصب سے نوازتے ہیں پھر وہ نبی یا مسیح لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ مجھ پر ایمان لاؤ تو اس پر ایمان نہ لانے والا کافر ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ جس کو "مسیح موعود" کے منصب عطا فرماتے ہیں اور وہ بارہ سال تک بے خبری اور غفلت میں اللہ تعالیٰ کی وحی کی مسلسل مخالفت کررہا ہے اور یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ میں "مسیح موعود" نہیں بلکہ حیات مسیح کے عقیدے پر جمار ہتا ہے تو اندازہ لگایئے کہ وہ کتنا بڑا کافر ہوگا؟

چوتھی بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو براہین احمدیہ میں ہی بڑی شدومد سے مسیح موعود قرار دیا تھا اور مرزا قادیانی اس سے انکار کرتا رہا تو کیا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ بے خبر وغافل تھا یا عمداً اعراض کررہا تھا (العیاذ باللہ) کہ اس کے حکم صریح اور متواتر الہام کی بڑے زور وشور سے خود ملہم خلاف ورزی کررہا ہے۔ مگر اس پر بھی اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو کوئی تنبیہ نہ کی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی صریح خلاف ورزی اور نافرمانی کرے تو ایسے شخص کو کسی طرح مسیح موعود کہا جاسکتا ہے؟

مرزا قادیانی کے اعتقاد کے دو دور ہیں۔ پہلا دور براہین احمدیہ کی اشاعت کا زمانہ (۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۴ء) جب مرزا قادیانی حیات مسیح کا قائل تھا اور دوسرا دور ۱۸۹۱ء کے بعد کا جس میں اس نے اپنا عقیدہ تبدیل کرلیا اور وفات مسیح کا قائل ہوگیا اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کردیا۔

مرزا قادیانی نے اپنا عقیدہ کیوں تبدیل کیا اور اس کی بنیاد کیا تھی اس کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:

مرزا قادیانی کے عقیدے میں تبدیلی کی بنیاد

(۱) "یہ اُسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے "براہین احمدیہ" میں، میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ شائع کیا لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہوگئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانے میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا"۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد۲۲ ص۱۵۲، ۱۵۳)

(۲) "اور مجھے کب خواہش تھی کہ میں مسیح موعود بنتا اور اگر مجھے یہ خواہش ہوتی تو میں براہین احمدیہ میں اپنے پہلے اعتقاد کی بناء پر کیوں لکھتا کہ مسیح آسمان سے آئے گا۔ حالانکہ اُسی براہین میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا ہے۔ پس تم سمجھ سکتے ہو کہ میں نے پہلے اعتقاد کو نہیں چھوڑا تھا جب تک خدا نے روشن نشانوں اور کھلے کھلے الہاموں کے ساتھ نہیں چھڑایا"۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد۲۲ ص۶۰۲)

(۳) "اس لئے اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے وکان وعداللہ مفعولا انت معی وانت علی الحق المبین ط انت مصیب و معین للحق ط". (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ ص۴۰۲)

http://www.anti-ahmadiyya.org

(۴) ”میں بھی تمہاری طرح بشریت کے محدود علم کی وجہ سے یہی اعتقاد رکھتا تھا۔ کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور باوجود اس بات کے کہ خداتعالیٰ نے براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو قرآن شریف کی آیتیں پیشگوئی کے طور پر حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب تھیں وہ سب آیتیں میری طرف منسوب کردیں اور یہ بھی فرمادیا کہ تمہارے آنے کی خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے مگر پھر بھی میں متنبہ نہ ہوا اور براہین احمدیہ حصص سابقہ میں، میں نے وہی غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا اور شائع کردیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور میری آنکھیں اس وقت تک بالکل بند رہیں جب تک کہ خدا نے بار بار کھول کر مجھ کو سمجھایا کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی تو فوت ہوچکا ہے اور وہ واپس نہیں آئے گا اس زمانہ اور اس امت کے لئے تو ہی عیسیٰ بن مریم ہے۔ یہ میری غلط رائے جو براہین احمدیہ حصص سابقہ میں درج ہوگئی“۔

(براہین احمدیہ حص پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۱۱۱)

(۱) مرزا قادیانی کی اس قسم کی تصریحات اس کی کتابوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں لیکن سردست اُنہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا چار اقتباسات میں مرزا قادیانی تسلیم کرتا ہے۔

☆ اسے اللہ تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں ہی الہام کے ذریعہ مسیح موعود مقرر کردیا تھا لیکن وہ اس الہام کو سمجھنے سے قاصر رہا اور اپنا عقیدہ وہی رکھا جو عام مسلمان کا تھا۔

☆ بارہ سال بعد اس پر بارش کی طرح وحی نازل ہوئی اور اسے ”خاص الہام“ کے ذریعہ بتایا گیا کہ تو ہی ”مسیح موعود“ ہے۔ تب جا کر اس نے عقیدے میں تبدیلی کی۔ گویا حیات مسیح سے وفات مسیح کے عقیدے میں تبدیلی کی بنیاد اس کا ”خاص الہام“ تھا۔

☆ اس نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا جو عقیدہ لکھا تھا وہ غلط عقیدہ ”اپنی رائے“ کے طور پر لکھ دیا۔ اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک عقیدہ جو کہ قرآن وحدیث اور اجماع سے ثابت ہے اس کو محض ”خاص الہام“ کی بنیاد پر تبدیل کرنا جائز ہے؟ اس سلسلے میں اتنا عرض ہے کہ اگر کسی کو قرآن اور آنحضرت ﷺ کے فرمودات کے خلاف الہام ہو تو خود الہام میں تو تاویل کی جاسکتی ہے لیکن اس کی بنیاد پر قرآنی عقیدے کو تبدیل کرنا ہرگز درست نہیں۔ خود مرزا قادیانی اس موقف کو درست سمجھتے ہوئے لکھتا ہے۔

”قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان ممکن ہے اور پہلی کتابیں توریت اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں اور اسی بنا پر الہام ولایت یا الہام عامہ مؤمنین بجز موافقت ومطابقت قرآن کریم کے حجت نہیں“۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۳۹، ۴۴۰)

مرزا قادیانی کا الہام کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے، چونکہ خود اس کی سابقہ تصریحات کے مطابق قرآن اور آثار نبویہ کے خلاف ہے اس لئے مذکورہ ”خاص الہام“ کی بنیاد پر تبدیلی عقیدہ کی جرأت ایک بے جا حرکت نہیں تو اور کیا ہے؟

(۲) سابقہ تحریروں سے یہ بات بھی پایہ ثبوت تک پہنچ گئی کہ مرزا قادیانی ایک عرصے تک حیات مسیح کا قائل رہا اور اس کی نشرواشاعت کرتا رہا اور بعد میں اس نے اپنے اوپر نازل ہونے والے ”خاص الہام“ کے ذریعہ عقیدہ تبدیل کرکے وفات مسیح کا قائل ہوگیا۔ سوال یہ ہے کہ اس کا پہلا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف تھا یا دوسرا عقیدہ۔ مرزا قادیانی کے دو متناقص عقیدوں میں لامحالہ ایک تو قرآن کے خلاف ہوگا اگر اس کا پہلا عقیدہ قرآن کے خلاف تھا تو مرزا قادیانی لازماً باون برس دائرہ اسلام سے خارج رہا۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ جو شخص باون برس تک دائرہ اسلام سے خارج رہا ہو وہ یکا یک الہام کے ذریعہ مسیح موعود بنا دیا جاتا ہے، کیا ایسے شخص کا الہام حجت شرعی ہے؟ اور اگر اس کا دوسرا عقیدہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو وہ اس نئے عقیدہ کو اپنا کر دائرہ اسلام سے خارج ہوا کہ نہیں؟ کیا ایسے شخص کو شرعی رو سے مسیح موعود ماننا جائز ہے؟ اس جواب کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ درج ذیل میں مرزا قادیانی کی تحریر ہی کافی ہوگی۔

”ایسے شخص کی نسبت، جو مخالف قرآن وحدیث کوئی اعتقاد رکھتا ہے ولایت کا گمان ہرگز نہیں کرسکتے۔ بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے اور اگر وہ کوئی نشان بھی دکھاوے تو وہ نشان کرامت متصور نہیں ہوتا بلکہ اس کو استدراج کہا جاتا ہے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ ص ۲۳۹)

مرزا قادیانی کا سابقہ عقیدے کے بارے میں اعذار

مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا عقیدہ درج کیا اور اس عقیدے پر مسلسل اپنی عمر کے ۵۲ سال اور ملہم ہونے ۱۲ سال کے بعد تک قائم رہا۔ پھر اس نے ۱۸۹۱ء میں

http://www.anti-ahmadiyya.org

حیات مسیح کا عقیدہ ترک کر کے وفات مسیح کا عقیدہ اپنا لیا۔ جب اس پر سوال ہوا کہ تو نے پہلے ”حیات مسیح“ کا عقیدہ کیوں درج کیا؟ تو اس نے جو حیلے بہانے اور اعذار پیش کئے اس کے مطابق، اس نے لکھا کہ چونکہ عام مسلمانوں کا عقیدہ حیات مسیح کا عقیدہ تھا اس لئے میں نے براہین احمدیہ میں ”رسمی عقیدہ“ لکھ دیا۔ اس کا یہ عذر ہرگز اس قابل نہیں کہ اسے قبول کیا جائے، اس لئے کہ جس کتاب میں یہ عقیدہ درج کیا تھا وہ کوئی معمولی یا عام کتاب نہیں بلکہ مرزا لکھتا ہے کہ:

(۱) ”سالہا سال اپنی جان کو محنت شدید میں ڈال کر اور اپنی عمر عزیز کا ایک حصہ خرچ کر کے۔“ (گویا لکھی) (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ا ص ۶۴)

(۲) ”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کتاب کی تالیف سے پہلے ایک بڑی تحقیقات کی گئی اور ہر یک مذہب کی کتاب دیانت اور امانت اور خوض اور تدبر سے دیکھی گئی اور فرقان مجید اور ان کتابوں کا باہم مقابلہ بھی کیا گیا“۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ا ص ۷۹-۸۰)

(۳) ”اول اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب مہمات دینیہ کے تحریر کرنے میں ناقص البیان نہیں۔ بلکہ وہ تمام صداقتیں کہ جن پر اصول علم دین کے مشتمل ہیں اور وہ تمام حقائق عالیہ کہ جن کی ہیئت اجتماعی کا نام اسلام ہے۔ وہ سب اس میں مکتوب اور مرقوم ہیں۔ اور یہ ایسا فائدہ ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کو ضروریات دین پر احاطہ ہو جاوے گا اور کسی مغوی اور بہکانے والے کے پیچ میں نہیں آئیں گے، بلکہ دوسرے کو وعظ اور نصیحت اور ہدایت کرنے کے لئے ایک کامل استاد اور ایک عیار رہبر بن جائیں گے۔ دوسرا یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب تین سو محکم اور قوی دلائل حقیقت اسلام اور اصول اسلام پر مشتمل ہے کہ جن کے دیکھنے سے صداقت اس دین متین کی ہر یک طالب حق پر ظاہر ہوگی بجز اس شخص کے کہ بالکل اندھا اور تعصب کی سخت تاریکی میں مبتلا ہو“۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ا ص ۱۲۹)

(۴) ”اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے حقائق اور معارف کلام ربانی کے معلوم ہو جائیں گے اور حکمت اور معرفت اس کتاب مقدس کی کہ جس کے نور روح افروز سے اسلام کی روشنی ہے سب پر منکشف ہو جائے گی۔ کیونکہ تمام وہ دلائل اور براہین جو اس میں لکھی گئی ہیں اور وہ تمام کامل صداقتیں جو اس میں دکھائی

گئی ہیں وہ سب آیات بینات قرآن شریف سے ہی لی گئی ہیں اور ہر یک دلیل عقلی وہی پیش کی گئی ہے جو خدا نے اپنی کلام میں پیش کی ہے اور اسی التزام کے باعث سے تقریباً باراں سیپارہ قرآن شریف کے اس کتاب میں اندراج پائے ہیں۔ پس حقیقت میں یہ کتاب قرآن شریف کے دقائق اور حقائق اور اس کے اقرار عالیہ اور اس کے علوم حکمیہ اور اس کے اعلیٰ فلسفہ ظاہر کرنے کے لئے ایک عالی بیان تفسیر ہے کہ جس کے مطالعہ سے ہر ایک طالب صادق پر اپنے مولیٰ کریم کی بے مثل و مانند کتاب کا عالی مرتبہ مثل آفتاب عالمتاب کے روشن ہوگا“۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ا ص ۱۳۰، ۱۳۱)

(۵) ”منجملہ ان کے ایک وہ خواب ہے جس میں اس عاجز کو جناب خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی۔ اور بطور مختصر بیان اس کا یہ ہے کہ اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء عیسوی میں یعنی اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا“۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ا ص ۲۷۴/۲۷۵، حاشیہ در حاشیہ)

http://www.anti-ahmadiyya.org

(۶) ''ہم نے صدہا طرح کا فتور اور فساد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کی فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا''۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد ا ص ۳۸)

براہین احمدیہ کے آخر میں ایک اشتہار ''ہم اور ہماری کتاب'' کے عنوان سے درج ہے جس میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

(۷) ''یہ عاجز بھی حضرت ابن عمران کی طرح اپنے خیالات کی شب تاریک میں سفر کر رہا تھا کہ ایک دفعہ پردہ غیب سے "انی انا ربك" کی آواز آئی اور ایسے اسرار ظاہر ہوئے کہ جن تک عقل اور خیال کی رسائی نہ تھی۔ سو اب اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے''۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ا ص ۶۷۳، مجموعہ اشتہارات، جلد ا ص ۵۶)

''براہین احمدیہ'' ایک ایسی کتاب، جس کو تصنیف کرنے کے لئے مرزا قادیانی نے اپنی ''عمر کا ایک حصہ'' خرچ کیا ہو اور ''بڑی تحقیقات'' کے بعد لکھی گئی ہو اور اس میں تمام دلائل بھی ''قرآن کریم'' سے دیئے گئے ہوں اور پھر ''ناقص البیان'' بھی نہ ہو اور آنحضرت ﷺ سے منظوری بھی حاصل ہو چکی ہو اور اس کا نام ''قطبی'' رکھا گیا ہو۔ ''قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم'' بھی ہو اور بطور چیلنج ''دس ہزار روپیہ کا اشتہار بھی دیا گیا ہو'' اور جس کتاب کا ''متولی رب العالمین ہو'' اور جس میں ''تین سو مضبوط'' دلائل ہو......ایسی شان والی عمدہ کتاب میں بقول مرزا قادیانی کے حیات مسیح جیسا ''گمراہ کن'' اور ''غلط اور مخالف قرآن'' عقیدہ مرزا قادیانی نے کیسے درج کر دیا اور پھر اس پر بس نہیں بلکہ مرزا قادیانی، اس ''غلط اور مخالف قرآن'' عقیدہ پر ۱۲ سال مسلسل قائم رہا۔

حالانکہ مرزا قادیانی کو معصوم عن الخطا ہونے کا بھی دعویٰ ہے۔

وہ لکھتا ہے:

(۱) "وان اللّٰہ لایترکنی علی خطاء طرفة عین ویعصمنی عن کل مین."

(نور الحق، روحانی خزائن جلد ۸ ص ۲۷۲)

یعنی اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا۔ اور مجھے ہر ایک غلط بات سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۲) "انا واکتبنا فی کتاب شیئا یخالف النصوص القرانیه اوالحدیثیه وما تفوهنا به یوما من الدهر". (حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد ۷ ص ۲۵۸)

یعنی میں نے کسی کتاب میں کبھی کوئی چیز قرآن و حدیث کی تصریحات کے خلاف نہیں لکھی۔

(۳) "واللّٰہ یعلم انی ماقلت الا ماقال اللّٰہ تعالیٰ ولم اقل کلمة قط مخالفه وما مسها قلمی فی عمری". (حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد ۷ ص ۱۸۶)

یعنی خدا جانتا ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور میں نے کوئی کبھی ایسا کلمہ تک نہیں کہا جو خلاف خداوند تعالیٰ ہو اور مخالفت خداوندی میرے قلم سے کبھی سرزد نہیں ہوتی۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی نے حیات مسیح کا عقیدہ محض رسمی طور پر نہیں لکھا بلکہ قرآن و حدیث اور اپنے الہام کے ذریعہ پورے شرح صدر کے ساتھ لکھا۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ براہین احمدیہ کی تالیف کے زمانے میں مرزا قادیانی کی شان بھی تحریر کر دی جائے۔

۱...... ''مؤلف (براہین احمدیہ) کو علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ا ص ۲۴)

۲...... ''مؤلف نے براہین احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملہم اور مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ا ص ۲۳)

۳...... ''ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوری سی غیبت حِس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے یعنی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی و حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ اجمعین اور ایک نے اُن میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے......پھر بعد اُس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی، جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علیؓ نے تالیف کیا ہے اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فالحمدللّٰہ علی ذالك."

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ا ص ۵۹۹، حاشیہ در حاشیہ)

http://www.anti-ahmadiyya.org

گویا مرزا قادیانی کو اس زمانہ میں مفسر بنا دیا گیا تھا، اس کے علاوہ اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن بھی سکھلا دیا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ:

۴...... ”دوسری جگہ اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے۔ الرحمن علم القرآن...... یعنی وہ خدا ہے جس نے تجھے قرآن سکھلایا اور صحیح معنوں پر مطلع کیا۔“
(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۴۸۵-۴۸۶)

جب مرزا قادیانی زمانے کا مجدد وقت، ملہم، مامور اور مفسر قرآن بنا دیا گیا تھا تو مجدد اور ملہم کی جو شان ہوتی ہے وہ بھی مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے:

۱)...... ”جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں۔ وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۹۷)

۲)...... ”وہ مجدد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا یعنی علوم لدنیہ و آیات سماویہ کے ساتھ“۔ (آنا ضروری ہے۔ ناقل) (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۷۹)

۳)...... (وہ) ”اس قدر طبعاً مرضات الٰہیہ میں فنا ہو جاتا ہے کہ خدا میں ہو کر بولتا ہے، اور خدا میں ہو کر دیکھتا ہے، اور خدا میں ہو کر سنتا ہے، اور خدا میں ہو کر چلتا ہے، گویا اس کے جبہ میں خدا ہی ہوتا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۵)

۴)...... (وہ) ”جو اپنی نفسانی حیات سے مر کر خدا تعالیٰ کی ذات کا مظہر اتم ہو جاتے ہیں اور ظلی طور پر خدا تعالیٰ ان کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔“
(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۶)

۵)...... ”خدا ان پر نازل ہوتا ہے اور خدا کا عرش ان کا دل ہو جاتا ہے۔“
(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۶)

۶)...... ”خدا کے کلام کے متعلق وہ معارف صحیحہ (ان کو) سوجھتے ہیں جو دوسروں کو نہیں سوجھ سکتے۔ کیونکہ وہ روح القدس سے مدد پاتے ہیں۔“
(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۷)

۷)...... ”اور بباعث نہایت درجہ فنافی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی

زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۸)

۸)...... ”اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے اور وہ بغیر روح القدس اور اس کی تاثیر قدسیت کے ایک دم بھی اپنے تئیں ناپاکی سے نہیں بچا سکتا۔“ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ ص ۹۳ حاشیہ)

مرزا قادیانی کے درج بالا حوالوں کا بار بار مطالعہ کیا جائے کہ وہ کن صفات کا حامل تھا۔ براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانے میں وہ ملہم اور مجدد تھا اور ملہم و مجدد کی جو شان ہوتی ہے وہ اوپر بیان ہو چکی ہے، اس کے باوجود کیا مرزا قادیانی یہ کہہ کر جان چھڑا سکتا ہے کہ ”میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ لکھ دیا“۔ کیا مجدد کی یہی شان ہوتی ہے کہ لوگوں کے رسمی عقیدہ پر قائم رہے، پھر ایسی عقائد والی کتاب کو وہ الہامی قرار دیتا ہے اور اس پر دس ہزار روپے کے انعام کا اعلان بھی کرتا ہے۔ مامور من اللہ اور ملہم کی جو شان ہوتی ہے ذرا اسے بھی دوبارہ پڑھیں ”مسلمانوں کا رسمی عقیدہ“ لکھنے میں، بغیر خدا کے بلائے وہ کیوں بول پڑا اور بغیر سمجھائے کیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ سمجھ لیا اور کیوں ان کی آمد ثانی کا اعلان کر دیا اور اپنی طرف سے کیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ رکھنے میں دلیری کر لی۔ کیا ایسا بے باک انسان کسی اہم اور ذمہ دار عہدے پر مامور کئے جانے کا مستحق ہے؟ ہرگز نہیں۔

مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح علیہ السلام کا جو عقیدہ لکھا تھا وہ قرآن کریم حدیث نبوی اور اپنے الہامات کے حوالے سے لکھا ہے لیکن اس کے باوجود وہ لکھتا ہے کہ:

”اس وقت کے نادان مخالف (مسلمان) بدبختی کی طرف ہی دوڑتے ہیں اور شقاوت سر پر سوار ہے۔ باز نہیں آتے۔ کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے۔ اے نادانو! اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو؟ اس اقرار میں کہا لکھا ہے کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے کہ میں عالم الغیب ہوں۔“ (اعجاز احمدی، روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۱۲، ۱۱۳)

www.khatm-e-nubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

مرزا قادیانی سے دریافت کیا جائے کہ اس نے قرآن کریم کی وہ آیت جس کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کا عقیدہ درج کیا تھا کیا اسے "وحی الٰہی" نہیں سمجھتا تھا اور براہین احمدیہ کے صفحہ روحانی خزائن، جلداص ۶۰۱ حاشیہ در حاشیہ پر اپنے الہام کے حوالے سے یہ جو عقیدہ درج کیا تھا وہ وحی الٰہی نہیں تھی؟ اور پھر براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلداص ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ پر جب یہ لکھا کہ "لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے" تو ظاہر کرنے والا کون ہے؟ یا اللہ تعالیٰ ہو سکتا ہے یا شیطان۔ تیسرا تو ممکن ہی نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ہیں تو پھر یہ الہام رحمانی ہے اور اگر شیطان نے مرزا قادیانی پر ظاہر کیا تو یہ الہام شیطانی ہے، بہرحال مرزا قادیانی نے حیات مسیح کا عقیدہ اپنی وحی اور الہام سے ہی بیان کیا۔ اس سے انکار کرنا خالص جھوٹ ہے۔

براہین احمدیہ میں حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ درج کرنے کے حوالے سے قادیانیوں کی جانب سے یہ عذر بھی پیش کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی پہلے پہل مسلمانوں کے رسمی عقیدے کا پابند تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس پر بار بار الہام کے ذریعہ بتایا کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے تب اس نے اپنا عقیدہ بدل دیا۔ جس طرح نبی کریم ﷺ پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ جب بیت اللہ کی طرف نماز پڑھنے کا حکم نازل ہوا تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ اس طرح حیات مسیح علیہ السلام کا پہلا عقیدہ منسوخ ہو گیا قادیانیوں کا یہ عذر باطل ہے۔ اس لئے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا عملیات میں سے ہے۔ عملیات میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ عقائد میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ جن لوگوں نے تبدیلی قبلہ سے پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تھیں، ان کی نمازیں بھی درست اور اللہ کے یہاں مقبول تھیں گویا پہلی نمازیں بھی اور دوسری نمازیں بھی دونوں درست اور مقبول ہوئیں۔ جبکہ مرزا قادیانی کے بقول حیات مسیح علیہ السلام کا پہلا عقیدہ گمراہ کن اور مخالف قرآن تھا اور دوسرا وفات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ صحیح اور موافق قرآن تھا، اس کا مطلب یہ کہ مرزا قادیانی نے حیات مسیح علیہ السلام کی جو پہلی خبر دی تھی وہ غلط اور جھوٹی تھی اور وفات مسیح علیہ السلام کی دوسری خبر سچی تھی ان دونوں خبروں میں یقیناً ایک تو جھوٹی ہے۔ اس لئے خبر کو سچی یا جھوٹی تو کہہ سکتے ہیں، مگر وہ ناسخ منسوخ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے قادیانیوں کا یہ عذر ہرگز قابل قبول نہیں۔

یہاں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کی دوسری خبر یقیناً جھوٹی تھی۔

مرزا قادیانی کے سابقہ عقیدے کے بارے میں شگوفے

یوں تو مرزا قادیانی نے زندگی بھر شگوفے اور لطیفے چھوڑے اس کے علاوہ اس نے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کے بارے میں جو گستاخیاں کی ہیں، اس کی فہرست طویل ہے۔ علمائے امت نے اس موضوع بہت سارے رسالے تحریر کر کے شائع کئے ہیں لیکن یہاں اس نے تبدیلی عقیدہ کے بعد اپنے باون سالہ عقیدہ (حیات مسیح کا عقیدہ) کے بارے میں جو شگوفے چھوڑے ہیں اسے ترتیب وار تحریر کر کے اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(۱) حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ شرک عظیم ہے

مرزا قادیانی، اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے عربی ضمیمہ الاستفتاء میں لکھتا ہے:

"فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ مامات وان ھو الا شرک عظیم یاکل الحسنات". (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ص ۶۶۰)

سو منجملہ سوء ادب کے ہے کہ یہ کہا جائے کہ عیسیٰ مرا نہیں، یہ تو نرا شرک عظیم ہے، جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کے اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ وہ ۵۲ برس کی عمر تک اور ملہم ہونے کے ۱۲ سال تک حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے مشرک تھا حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

" ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ. " الخ

(پارہ ۵-سورۃ النساء، آیت ۴۸)

یعنی اللہ تعالیٰ مشرک کو ہرگز نہیں بخشتا، اس کے سوا جتنے گناہ چاہے بخش دے۔

خود مرزا قادیانی بھی کہتا ہے کہ:

"یہ جو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ میں شرک کو نہیں بخشوں گا"۔

(ملفوظات ۹ ص ۱۱۶)

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

پھر اسی آیت کی تشریح کرتے ہوئے مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"یہاں شرک سے یہی مراد نہیں ہے کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جاوے بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے۔" (ملفوظات ۶ ص ۱۸)

قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ ارشاد ہے کہ:

" ان الشرك لظلم عظيم" (پارہ-۲۱، سورہ لقمان، آیت ۱۳)

یعنی شرک تو سب سے بڑا ظلم ہے۔

اور قرآن مجید میں ہی ہے:

" لا ينال عهد الظلمين" (پارہ-۱، سورہ بقرہ، آیت ۱۲۴)

یعنی یہ نبوت کا عہدہ ظالموں کا حاصل نہیں ہوگا۔

اب مرزا قادیانی ۱۸۹۱ء تک یعنی ۵۲ برس تک حیات مسیح علیہ السلام کا قائل رہ کر ظالم اور مشرک بنا رہا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے ظالم اور مشرک کو عہدہ نبوت و مسیحیت عطا فرمائے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے آنے کی غرض و غایت ہی مشرکانہ عقائد کو مٹانے کی ہوتی ہے اگر وہ خود ہی (نعوذ باللہ) شرک میں مبتلا ہو جائیں تو ان کے آنے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے ہمیں سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی ایک نبی کی مثال ایسی نہیں ملتی کہ جو پہلے (نعوذ باللہ) مشرکانہ عقائد رکھتا ہو اور بعد میں نبوت کے عہدے پر فائز ہو گیا ہو۔

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ:

"یہ عقیدہ (حیات مسیح) مسلمانوں میں نصاریٰ سے آیا۔ نصاریٰ نے بہت سارا مال خرچ کر کے اس عقیدے کی اشاعت کی اور پھیلایا۔"

(ملخص عربی سے حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۶۶۰)

اور یہ کہ:

"قرون ثلٰثہ کے بعد یہ عقیدہ (حیات مسیح) مسلمانوں میں پھیل گیا۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۴۰۰، حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۶۱ حاشیہ)

اور یہ کہ:

"ایک زمانہ قرون ثلاثہ کے بعد گذرا ہے جس کو شیطانی زمانہ کہتے ہیں یہ درمیانی زمانہ ہزار سال کا زمانہ ہے جس قدر خرابیاں اور فسق و فجور پھیلا ہے اسی زمانہ میں ہی پھیلا ہے۔" (ملفوظات، جلد ۸ ص ۶۶)

حالانکہ مرزا قادیانی کے مطابق:

"ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ، ایک ایسے بندے کو پیدا کرتا رہے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔" (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۶)

لیکن حیرت کی بات ہے کہ ایک شرکیہ عقیدہ کی کسی مجدد نے صفائی نہیں کی گویا پوری امت، ایک ہزار سال سے گمراہی میں چلی آ رہی تھی۔ جو شخص پوری امت کو گمراہ قرار دے، وہ خود گمراہ اور کافر ہے اس سلسلے میں شرح شفاء ملا علی قاری جلد دوم ص ۵۲۱ میں ہے کہ:

" و كذلك نقطع بتكفير كل قائل الى قوله هذا الاجماع."

"مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسا کلام کرے کہ جس کی وجہ سے امت کی تضلیل و تکفیر ہو، تمام صحابہ کی، ہم ایسے شخص کو یقینی کافر سمجھتے ہیں۔"

معلوم ہوا کہ جو شخص ایسی بات کہے جس سے ساری امت کا گمراہ ہونا یا کافر ہونا لازم آئے ایسے شخص کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔

اس کے علاوہ عسل مصفّٰی [۱] (از ابو العطا مرزا خدا بخش قادیانی) میں ۱۳ صدیوں کے اولوالعزم مجددین کی فہرست ہے۔ کیا ان تمام مجددین نے بھی حیات مسیح علیہ السلام جیسا عقیدہ بقول مرزا قادیانی شرکیہ کی صفائی نہیں کی جبکہ مجددین [۲] کا کام ہی یہ ہے کہ اسلام پر جس پہلو سے حملہ کیا گیا ہے اس حملے یا نقص کو دور کرے۔

بہر حال ۱۸۹۱ء تک مرزا مشرک تھا اور اسی "عظیم مشرک" کو اللہ تعالیٰ نے (نعوذ باللہ) مسیح موعود بنا دیا۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ماننا حضور ﷺ کی توہین ہے

"میں ہرگز یقین نہیں کرتا کہ مسیح علیہ السلام اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر گئے ہوں اور اب تک زندہ قائم ہوں۔ اس لئے کہ اس مسئلے کو مان کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور بے حرمتی ہوتی ہے۔"

(لیکچر لدھیانہ، روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۲۶۰)

---

۱ کتاب عسل مصفّٰی کی جو شان مرزا قادیانی کے نزدیک ہے وہ صفحہ ۴۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲ مجددین کے مقام کے بارے میں صفحہ ۴۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

"ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح کو اتنی بڑی خصوصیت آسمان پر زندہ چڑھنے اور اتنی مدت تک زندہ رہنے اور پھر دوبارہ اترنے کی جو دی گئی ہے، اس کے ہر ایک پہلو سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے"۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۲۰۵ حاشیہ)

"خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ (نعوذ باللہ) مگر حضرت مسیح کو آسمان پر، جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا۔" (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۲۰۵ حاشیہ)

www.khatmenubuwwat.org

مرزا قادیانی ۱۸۹۱ء تک حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر زندہ مانتا رہا گویا وہ ۵۲ سال تک آنحضرت ﷺ کی ہر پہلو سے توہین کا مرتکب رہا۔ حیرت کا مقام ہے کہ توہین رسالت کا یہ مرتکب بعد میں "مسیح موعود" بن گیا۔

مرزا قادیانی کا یہ فقرہ کہ آنحضرت ﷺ کے چھپانے کی جگہ "ذلیل، نہایت متعفن، تنگ و تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ" کہنا نعوذ باللہ توہین رسالت کا ایسا انداز ہے کہ شاید ہی کسی کو ایسی جرأت ہوئی ہو حالانکہ روضہ اقدس وہ جگہ ہے جو عرش، کرسی و قلم سے اعلیٰ ارفع ہے یہ اُس مقدس جگہ کی کھلم کھلا توہین ہے۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا محض گپ ہے

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر جانا محض گپ ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۲۶۲ حاشیہ)

"گپ" کے معنی کیا ہیں؟ اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص جانتا ہے کہ "گپ" کے معنی ہیں جھوٹ، کذب، افتراء، گویا مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کا عقیدہ درج کر کے "محض گپ" ہانکی اور ۱۸۹۱ء تک اسی "گپ" پر ایمان رہا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی پرلے درجہ کا "گپ باز" تھا۔ اللہ کی شان کہ ایسا "گپ باز" آدمی بعد میں "مسیح موعود" بن گیا۔ کیا ایسا "گپ" ہانکنے والا مفتری اور کذاب کہلانے کا مستحق نہیں ہے؟۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ بجائے ہم اسے "مفتری اور کذاب" کہیں اللہ تعالیٰ نے خود اس کے ہاتھوں سے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں لکھوا دیا کہ وہ خود اور اس کے ماننے والے "مفتری اور کذاب" ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ

"اے برادران دین و علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو۔ بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے، جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پاکر براہین احمدیہ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے کچھ زیادہ عرصہ گذر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں، جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۹۲)

مرزا قادیانی خود بھی اپنے آپ کو "مسیح موعود" اور "ابن مریم" کہتا اور لکھتا رہا اور اس کے ماننے والے تمام مرزائی اس کے بارے میں یہی الفاظ استعمال کرتے ہیں، معلوم ہوا کہ سب کے سب قادیانی، مرزا قادیانی کے فتویٰ کے رو سے "کم فہم" اور "کذاب" ہیں۔

(۴) جو شخص قصداً یہ کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ قرآن سے کافر ہے

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"من قال متعمداً خلاف ذالك فهو من الذين هم بالقرآن يكفرون الا الذين خلو من قبلى فهم عند ربهم معذورون."

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۶۶۶)

http://www.anti-ahmadiyya.org

جو شخص قصداً اُس کے خلاف کرے گا اور یہ کہے کہ عیسیٰؑ زندہ ہیں تو وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو قرآن سے کافر ہیں۔ ہاں جو مجھ سے پہلے گذر گئے ہیں۔ وہ اپنے اللہ کے نزدیک معذور ہیں۔

مرزا قادیانی ۵۲ برس کی عمر تک نہ صرف کہتا رہا بلکہ لکھتا رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو گویا وہ اپنے قول کے مطابق خود "قرآن سے کافر" بن گیا۔ دنیا کا یہ ایک عجوبہ ہی شمار ہوگا کہ ۵۲ سال تک "قرآن سے کافر" رہنے والا شخص مسیح موعود اور نبی و رسول بن گیا۔

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اسلام کی موت

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"عیسیٰؑ کی موت میں اسلام کی زندگی ہے اور عیسیٰؑ کی زندگی میں اسلام کی موت ہے"۔ (براہین احمدیہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۴۰۶)

مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ سراسر غلط ہے۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب تک مرزا قادیانی نے وفات مسیح کا عقیدہ نہیں گڑھا تھا تب لاکھوں اور کروڑوں عیسائی مسلمان ہوتے تھے اور جب سے مرزا قادیانی نے یہودی روش اپناتے ہوئے وفات مسیح کا عقیدہ گڑھا تو عیسائیوں کا مسلمان ہونا تو درکنار لاکھوں کی تعداد میں مسلمان عیسائی ہوگئے۔

اس کے علاوہ دریافت کیا جاسکتا ہے کہ جب مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی حیات و نزول کا عقیدہ درج کیا تھا تو کیا اس نے "اسلام کی موت" کے پروانے پر دستخط کئے تھے؟ کیا اس وقت مرزا قادیانی کو "اسلام کی موت" پر دستخط کرنے کے لئے ملہم و مجدد بنایا گیا تھا؟

☆☆☆☆☆

"نزول مسیح علیہ السلام" کی احادیث کا تمسخر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں کے ضمن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے حوالہ سے مختلف انداز میں احادیث بیان فرمائی ہیں اور امت کو تفصیل سے بتایا ہے کہ ان کے نزول کے بعد نیا کا کیا نقشہ ہوگا۔ کیا کیا واقعات رونما ہوں گے۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ان احادیث کا جس طرح مرزا قادیانی نے مذاق اُڑایا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی شان اقدس میں جس طرح جگر شگاف گستاخیاں کی ہیں ان میں یہاں صرف تین حوالے نقل کئے جاتے ہیں۔

۱...... حضرت مسیح علیہ السلام پر شرمناک نشان

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

"یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی (حضرت مسیح علیہ السلام...... ناقل) آنے والا ہے کہ جب۔ (۱) لوگ نماز کے لئے مسجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا۔ (۲) اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ (۳) اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا۔ (۴) اور شراب پئے گا۔ (۵) اور سور کا گوشت کھائے گا۔ (۶) اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔" (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۳۱)

(استغفر اللہ العیاذ باللہ) یہ چھ باتیں، مرزا قادیانی نے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کی ہیں وہ قطعاً غلط، جھوٹ ہی نہیں بلکہ ایک شرمناک بہتان ہے، جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف شراب پینے اور سور کھانے کی نسبت کی گئی ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ میں (کھانے پینے کی چیزوں کے بیان میں) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ "حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر مابعد تک تمام انبیاء علیہم السلام خنزیر کو برابر حرام ٹھہراتے آئے ہیں اور اس سے کلی اجتناب کا حکم دیتے آئے ہیں"، جس مسلمان کے دل میں رتی برابر ایمان ہو وہ نرم سے نرم الفاظ میں اس حرکت کو "ذلیل حرکت" کہنے پر مجبور ہوگا۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

۲...... احادیث کامذاق

"شیخ ابوسعید محمد حسین بٹالوی کا خط کا جواب الحکم کی گذشتہ اشاعت میں کسی قدر بسط سے شائع ہو چکا ہے۔لیکن اتمام حجت اور ایک نکتہ معرفت کے لئے اتنا اور عرض کرنا ضروری سمجھا ہے کہ "حضرت اقدس علیہ السلام" (مرزا قادیانی) کے حضور جب وہ خط پڑھا گیا اور یہ اعتراض پیش کیا گیا کہ آپ کیوں حج نہیں کرتے؟" تو فرمایا کہ:

میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کررہا ہوں۔بہت سے خنزیر مرچکے ہیں اور بہت سے سخت جان ابھی باقی ہیں۔ان سے فرصت اور فراغت تو ہو لے۔" (ملفوظات، جلد۳ص۳۷۲)

مرزا قادیانی نے یہاں بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے حوالے سے احادیث کا شرمناک انداز میں مذاق اُڑایا ہے لیکن افسوس کہ مرزا قادیانی کو نہ خنزیر کے شکار سے فرصت ملی اور نہ ہی اس کے خنزیر مرے نہ ہی اُسے حج کی توفیق ملی اور یونہی اس دنیا سے چلا گیا۔

۳...... حضرت مسیح علیہ السلام پر خنزیروں کا شکار کا الزام

"میاں امام دین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام" (مرزا قادیانی) اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے کہ بقول ہمارے مخالفین کے جب مسیح آئے گا اور لوگ اس کو ملنے کے لئے اس کے گھر پر جائیں گے تو گھر والے کہیں گے کہ مسیح صاحب باہر جنگل میں سؤر مارنے کے لئے گئے ہوئے ہیں (استغفراللہ) پھر وہ لوگ حیران ہو کر کہیں گے کہ یہ کیسا مسیح ہے کہ لوگوں کی ہدایت کے لئے آیا ہے اور باہر سؤروں کا شکار کھیلتا پھرتا ہے۔پھر فرماتے تھے کہ ایسے شخص کی آمد سے تو ساہنسیوں اور گنڈیلوں کو خوشی ہوسکتی ہے جو اس قسم کا کام کرتے ہیں۔مسلمانوں کو کیسے خوشی ہوسکتی ہے۔یہ الفاظ بیان کرکے آپ ہنستے تھے یہاں تک کہ اکثر اوقات آپ کی آنکھوں میں پانی آجاتا تھا۔"(ذراہنسنے کا انداز ملاحظہ فرمائیں۔ناقل)

(سیرۃ المہدی، جلد۳ص۲۹۱تا۲۹۲)

اسی سے ملتے جلتے الفاظ میں مرزا قادیانی اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں لکھتا ہے کہ:

"اور دوسرا فقرہ جو کہا گیا ہے کہ (حضرت مسیح علیہ السلام۔ناقل) خنزیروں کو قتل کرے گا یہ بھی اگر حقیقت پر محمول ہے تو عجیب فقرہ ہے۔کیا حضرت مسیح کا زمین پر اُترنے کے بعد عمدہ کام یہی ہوگا کہ وہ خنزیروں کا شکار کھیلتے پھریں گے اور بہت سے کتے ساتھ ہوں گے۔اگر یہی سچ ہے تو سکھوں اور چماروں اور سانسیوں اور گنڈیلوں وغیرہ کو جو خنزیر کے شکار کو دوست رکھتے ہیں خوشخبری کی جگہ ہے ان کی خوب بن آئے گی۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ص۱۲۳)

استغفراللہ العیاذ باللہ نقل کفر کفر باشد

۴...... مرزا قادیانی کا قتلِ مسیح علیہ السلام کا دعویٰ

"اصل میں ہمارا وجود، دو باتوں کے لئے ہے۔ایک تو ایک نبی (حضرت مسیح علیہ السلام) کو مارنے کے لئے، دوسرا شیطان کو مارنے کے لئے۔" (ملفوظات، جلد۱۰ص۶۰ حاشیہ)

"حضرت عیسیٰ مر چکے ہیں......مگر شیطان کا مرنا ابھی باقی۔"

(ملفوظات، جلد۱۰ص۶۰)

مرزا قادیانی کی طرح یہود کو بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے قتل کا دعویٰ ہے۔قرآن کریم نے یہود کے اس دعوے کو سورۃ النسا آیت ۱۵۷ میں ذکر کیا ہے کہ "ہم نے مسیح ابن مریم کو، جو کہ رسول اللہ ہیں اللہ تعالیٰ کے قتل کر دیا" لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی نفی کی اور فرمایا کہ "وہ (یہود) قتل نہیں کر سکے بلکہ ہم نے ان کو اپنی طرف اُٹھالیا" ایک نبی کو قتل کرنے کا دعویٰ کرنا بھی کفر ہے اور موجب لعنت ہے۔درج بالا حوالہ کو دیکھئے کہ مرزا قادیانی بھی ٹھیک اسی طرح کا دعویٰ کرتا ہے۔جبکہ یہود اور مرزا قادیانی، دونوں کا مذکورہ دعویٰ جھوٹا ہے۔مرزا قادیانی کی حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ عداوت و دشمنی، یہود کی عداوت سے زیادہ ہے۔مرزا قادیانی، حضرت مسیح علیہ السلام اور شیطان، دونوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کرکے، دونوں کے قتل کے درپے ہے۔العیاذ باللہ

اللہ کی شان یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام تو مرزا قادیانی کی پہنچ سے کوسوں دور ہیں اور وائے ناکامی کہ اس کا شیطان بھی ابھی تک نہیں مرا۔

☆☆☆☆☆

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

مرزا قادیانی میں علامات مسیح علیہ السلام نہیں

باب دوم میں آنحضرت ﷺ نے جو علامتیں اور جو نشانیاں حضرت مسیح علیہ السلام کی بیان کی تھیں وہ تو مرزا قادیانی میں کسی طرح بھی نہیں پائی گئیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کا تماشا دیکھئے کہ جس طرح حدیث متفقہ علیہ کے بموجب مرزا قادیانی ''مسیح موعود'' نہیں ہوسکتا اسی طرح اپنے صریح اقرار اپنے قول سے بھی ''مسیح موعود'' ثابت نہیں ہوتا۔ درج ذیل میں مرزا قادیانی کے تین قول پیش کر کے اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے:

قاضی نذر حسین ایڈیٹر اخبار قلقل بجنور کے نام ایک خط میں مرزا قادیانی رقمطراز ہے:

(۱) ''جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں...... وہ اپنے مبعوث ہونے کی علت غائی کو پالیتے اور نہیں مرتے جب تک ان کی بعثت کی عرض ظہور میں نہ آجائے''

''طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں، پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں۔'' غلام احمد

(اخبار بدر، مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء، مثلہٗ مکتوبات احمدیہ، جلد ۶، حصہ اول، ص ۱۶۱ تا ۱۶۲)

مرزا قادیانی کے درج بالا اقتباس کو غور سے پڑھئے، مرزا قادیانی کو اپنے مرنے سے پہلے (۱) عیسیٰ پرستی کا ستون توڑنا (۲) تثلیث کے بجائے توحید پھیلانا۔ کیا مرزا قادیانی اپنے ان دو مشن میں کامیاب ہوا؟ عیسیٰ پرستی کا ستون توڑنا تو درکنار، عیسائیت کی ترقی کا یہ حال ہے کہ خود

قادیانی اخبار روزنامہ الفضل قادیان ۱۹؍جون ۱۹۴۱ء کے مطابق روزانہ ۲۲۴ مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں۔ یہ رپورٹ تو ۱۹۴۱ء کی ہے اب دنیا میں عیسائیت کی ترقی کا کیا حال ہے؟ پاکستان، بنگلہ دیش اور افریقی ممالک میں عیسائیت کو کتنا فروغ ہوا وہ قادیانی جماعت کو یقیناً معلوم ہے۔ ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیحیت غلط تھا وہ ہرگز مسیح موعود نہیں۔

(۲) پس اگر ان سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے (۱) ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے (۲) یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آوے یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جن سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور (۳) عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کرلوں گا''۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۱۴، ۳۱۹)

''انجام آتھم'' کی اشاعت ۱۸۹۶ء میں ہوئی۔ ۱۹۰۳ء تک مرزا قادیانی کو یہ سارے کام انجام دینے تھے۔ اگر یہ سارے کام مقررہ وقت پر پورا نہ کرسکا تو اس نے اپنے آپ کو جھوٹا سمجھ لینے کی قسم کھا رکھی ہے۔ مرزا قادیانی اس قول کے بعد بارہ برس زندہ رہا اور مذکورہ باتوں کا ظہور سات برس میں ہونے کا اعلان کر رکھا تھا۔ سات برس تو درکنار بارہ برس تک بھی اس کی زندگی میں کسی ایک بات کا بھی ظہور نہ ہوا اب اپنے قول کے مطابق مرزا قادیانی کیا ثابت ہوا؟ کاذب ہوا کہ نہیں؟

(۳) ''اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گے''۔

(ایام صلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۸۱)

یہ معیار بھی مرزا قادیانی کا اپنا مقرر کردہ ہے۔ مسیح موعود کے کام بھی خود بیان کر دیئے کہ نزول کے وقت دنیا میں اسلام پھیل جائے گا اور اس کے ہاتھ سے باطل مذاہب ہلاک ہو جائیں گے۔

www.khatmenubuwwat.org
http://www.anti-ahmadiyya.org

سوال یہ ہے کہ کیا مرزا قادیانی کے ہاتھ سے اسلام کا غلبہ ہوا اور ملل باطلہ ہلاک ہوگئے یا الٹا اسلام مغلوب ہو رہا ہے؟

اب قادیانی جماعت کا فرض ہے مذکورہ تین قولوں کے بموجب مرزا قادیانی کو جانچ لیں کہ وہ کیا ثابت ہوتا ہے۔ سچا یا جھوٹا اور پھر یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ مرزا قادیانی، ہرگز وہ ''مسیح موعود'' نہیں جس کی خبر آنحضرت ﷺ نے دی تھی۔ بلکہ دجالوں، کذابوں والی احادیث کے یقینی مصداق ہے جس کی خبر دی گئی ہے۔

مجددین کا مقام

''ہر صدی کے سر پر مجددوں کا آنا ضروری ہے۔ کیونکہ ہر سو سال کے بعد زمانہ کی حالت پلٹا کھاتی ہے اور دین اسلام میں ضعف واقع ہو جاتا ہے، لہٰذا از بس ضروری ہے کہ اس ضعف اور کمزوری کو دور کرنے کے لئے کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص تائید پا کر دنیا میں کھڑا ہو۔'' (عسل مصطفیٰ، جلد ا، ص ۱۶۲)

''سو واضح ہو کہ لفظ مجدد مصدر تجدید سے نکلا ہے اور اس کے معنی تازہ کرنے والے اور مضبوط کرنے والے کے ہیں یعنی اسلام میں اگر کسی نہ کسی وجہ سے کوئی پژمردگی اور ضعف واقع ہو جائے تو وہ شخص جو مبعوث ہوا ہے علم خداداد اور انفاس طیبہ کی برکت سے ان تمام کمزوریوں اور خرابیوں کو دور کر کے دین میں ایک نئی روح پھونک دے اور ایک بڑی مضبوط چٹان پر قائم کر کے دنیا سے الوداع کہے''۔

(عسل مصطفیٰ، جلد ا، ص ۱۵۷)

کتاب ''عسل مصفّٰی'' کی شان

''کتاب عسل مصفّٰی، بحضور حضرت مسیح موعودؑ (مرزا قادیانی) پیش کی تو وہ کتاب کو دیکھ کر بہت مسکرائے بعد ازاں زبان مبارک سے فرمایا کہ آپ ہی ہر روز بعد نماز مغرب اس کو سنا دیا کریں۔ چنانچہ بہ تعمیل ارشاد کئی ماہ تک مغرب سے عشاء تک سناتا رہا اور بعض دفعہ ایسا اتفاق بھی ہوا کہ بعض صاحبان نے مجھے مغرب سے پہلے کہہ دیا کہ آج ہم کچھ بحضور مسیحؑ (مرزا قادیانی) سنانا چاہتے ہیں تو میں کتاب ہمراہ نہ لے جاتا۔ مگر حضرت اقدس کو اس قدر دلچسپی اس کتاب سے ہوگئی تھی کہ جب میرے ہاتھ میں کتاب نہ دیکھتے تو فرماتے کیوں کتاب نہیں لائے۔ جاؤ لاؤ اور سناؤ غرض دو تین ماہ تک برابر شوق سے سنتے رہے حتیٰ کہ ختم ہوگئی اور اس قدر خوش ہوئے کہ ایک دفعہ زنانخانہ میں جبکہ بہت سی مستورات جمع تھیں فرمایا کہ مرزا خدا بخش صاحب نے ایسی عمدہ کتاب لکھی ہے کہ میرے مریدوں میں سے کسی نے آج تک ایسی عمدہ کتاب نہیں لکھی...............

''حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو اس قدر پسند فرمایا کہ بحضور حضرت مسیحؑ و روبروئے تمام جماعت احمدیہ جو بروز عید جمع تھی خطبہ عید میں اس کتاب کی تعریف فرمائی۔'' (عاجز ابوالعطا مرزا خدا بخش، عسل مصفی، جلد ا، ص ۷)

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

مرزا قادیانی کی وبائی ہیضہ سے موت کا ثبوت

مرزا قادیانی کی موت ’’وبائی ہیضہ‘‘ سے ہوئی لیکن قادیانی جماعت اس کے ماننے سے انکاری ہے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی موت ’’اسہال‘‘ سے ہوئی گویا ’’ہیضہ‘‘ کو چھپانے کے لئے ’’اسہال‘‘ کا لبادہ اوڑھا دیا جاتا ہے۔ لیکن خود ان کی کتابوں میں ’’ہیضہ‘‘ سے مرنے کے حوالے موجود ہیں۔ لیجئے اس سلسلے میں بطور ثبوت دو حوالے پیش خدمت ہیں:

مرزا بشیر احمد، ایم اے، ابن مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ (مرزا قادیانی کی بیوی) نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا، مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے، اور میں بھی سو گئی، لیکن کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اُٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے فرمایا تم اب سو جاؤ! میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ، نہ جا سکتے تھے اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اُٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور

دست آیا اور آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی اس پر میں نے گھبرا کر کہا کہ اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے تو آپ نے فرمایا یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا‘‘۔

(سیرت المہدی، حصہ اول ص ۱۱-۱۲)

’’دست اور قے‘‘ کس بیماری کی علامت ہے؟ اگر یہ ہیضہ نہیں تو پھر لیجئے مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر نواب کے حوالہ سے ثابت کر دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی مرض موت کا نام ’’ہیضہ‘‘ تجویز کیا تھا:

مرزا قادیانی کا خسر میر ناصر نواب لکھتا ہے کہ:

’’حضرت صاحب، (مرزا قادیانی) جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ’’میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے‘‘ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ ایک طرف تو ہم پر آپ کے انتقال کی مصیبت پڑی تھی دوسری طرف لاہور کے شورہ پست اور بدمعاش لوگوں نے بڑا غل غپاڑہ اور شور و شرابا برپا کیا تھا اور ہمارے گھر کو گھیر رکھا تھا کہ ناگہاں سرکاری پولیس ہماری حفاظت کے لئے رحمت الٰہی سے آن پہنچی‘‘۔

(حیات ناصر ص ۱۴، ۱۵، تاریخ اشاعت دسمبر ۱۹۲۷ء)

اب اس سے زیادہ واضح ثبوت اور کیا ہے۔ کیا کسی قادیانی میں ’’وبائی ہیضہ‘‘ سے مرنے کا انکار کرنے کی جرأت ہے؟

☆☆☆☆☆

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

حرفِ آخر

قادیانیوں سے چند سوالات

(۱) کیا قرآن وحدیث سے یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ آنے والے مسیح ابن مریم علیہ السلام نازل نہیں ہوں گے بلکہ چراغ بی بی کے پیٹ سے پیدا ہوں گے؟

(۲) کیا قرآن وحدیث یا کسی مجدد یا محدث کا کوئی ایک قول پیش کرسکتے ہیں کہ ''مسیح موعود'' ابن مریم نہیں ہوگا اس کا مثیل ہوگا؟

(۳) کیا تیرہ صدیوں کے کسی مجدد کا ایک قول پیش کیا جاسکتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور اب وہ واپس نہیں آئیں گے اور یہ کہ ان کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے؟

☆☆☆☆

www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org

www.khatmenubuwwat.org

KHATME NUBUWWAT ACADEMY
387 KATHERINE ROAD FOREST GATE
LONDON E7 8LT UNITED KINGDOM
Phone : 020 8471 4434
Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404
Email: khatmenubuwwat@hotmail.com
Website: www.khatmenubuwwat.org

http://www.anti-ahmadiyya.org